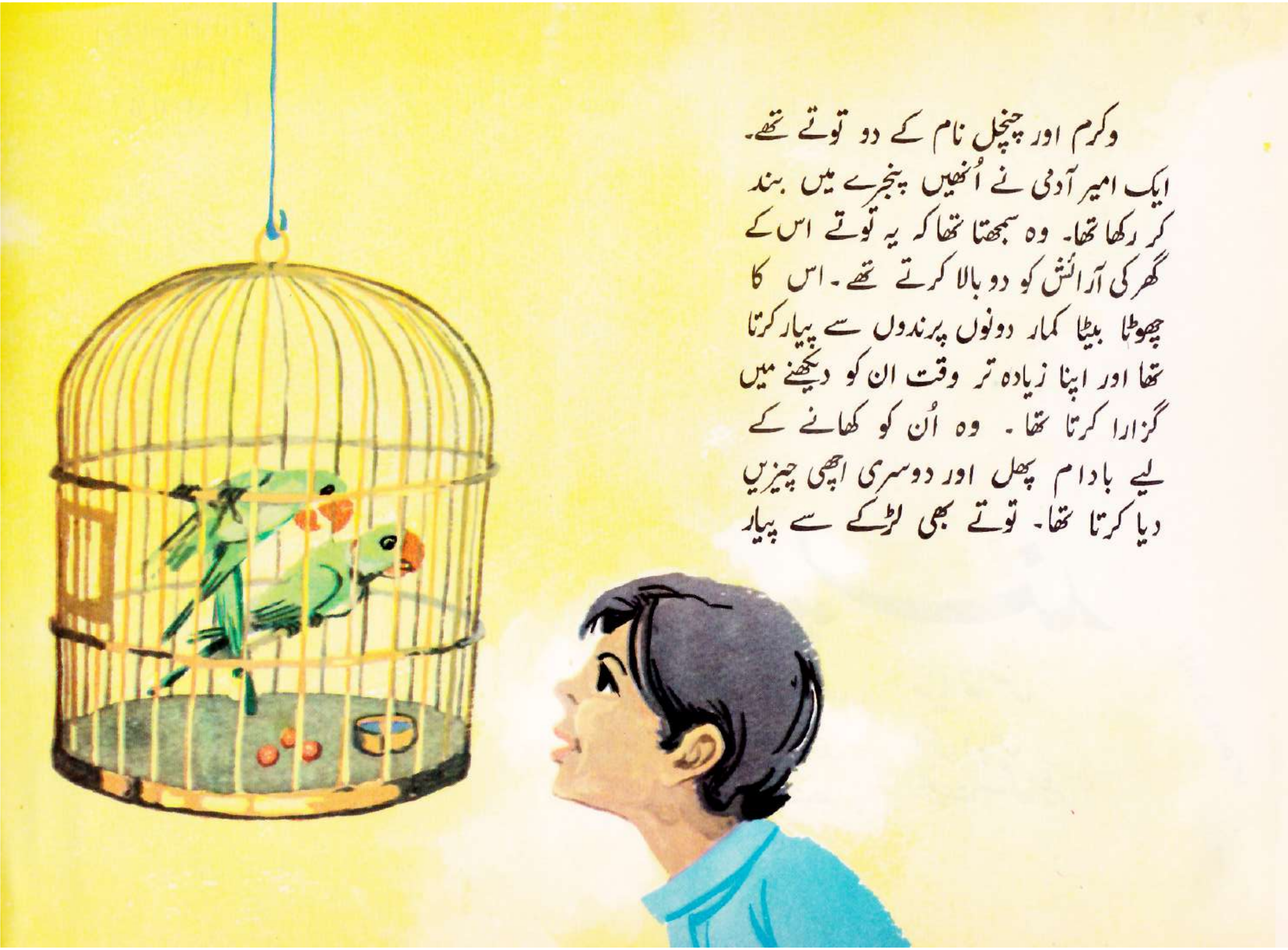
پسند



CHILDREN'S BOOK TRUST • NEW DELHI •

پسند

مصنّف : مایا تھامس
مصوّر : انل ویاس
مترجم : بلجیت سنگھ مطیر



وکرم اور چنچل نام کے دو توتے تھے۔ ایک امیر آدمی نے اُنھیں پنجرے میں بند کر رکھا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہ توتے اس کے گھر کی آرائش کو دو بالا کرتے تھے۔ اس کا چھوٹا بیٹا کمار دونوں پرندوں سے پیار کرتا تھا اور اپنا زیادہ تر وقت ان کو دیکھنے میں گزارا کرتا تھا۔ وہ اُن کو کھانے کے لیے بادام پھل اور دوسری اچھی چیزیں دیا کرتا تھا۔ توتے بھی لڑکے سے پیار



کرتے تھے اور اس کے ساتھ کھیلنا پسند
کرتے تھے لیکن ان کو اس بات کا افسوس
تھا کہ دوسرے پرندوں کی طرح وہ اڑنے
کے لیے آزاد نہیں تھے۔

ایک رات وِکرم نے دیکھا کہ پنجرے
کا چھوٹا دروازہ کھُلا ہے۔ یہ بھاگ نکلنے
کے لیے اچھا موقع تھا۔ اُس نے چنچل سے
کہا "پیارے! آؤ دروازہ کے دوبارہ بند
ہوجانے سے پہلے ہم یہاں سے اُڑ چلیں
ہم اس پنجرے میں کافی لمبے عرصے سے
بند ہیں۔

"یہ سچ ہے" چنچل نے جواب دیا" لیکن
میرے خیال میں اس طرح بھاگ جانا مناسب
نہیں ہوگا۔ ہمارے مالک نے ہماری وفاداری
کا امتحان کرنے کے لیے جان بوجھ کر دروازہ



کُھلا چھوڑ دیا ہوگا۔ ہمیں اس موقع کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے"۔

" تمہارے سوچنے کا طریقہ کتنا غلط ہے۔ کیا اس نے پہلے کبھی دروازہ کُھلا چھوڑا ہے؟ کیا اُس نے کبھی ہمیں باغ میں اِدھر اُدھر اُڑنے کی اجازت دی ہے؟ ہم نے اکثر بے بسی میں اپنے پَر پھڑپھڑائے ہیں اور آزادانہ طور پر اُڑنے کی خواہش کی ہے۔ چنچل! کیا اس نے کبھی ہم سے ہمدردی کی ہے؟"

"یہ صحیح ہے کہ اس نے پنجرے کا دروازہ کبھی کھُلا نہیں چھوڑا" چنچل نے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔" لیکن میں نے اُسے پنجرے کے پاس کھڑے ہوکر شفقت بھری نظروں سے اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

" شفقت؟ وکرم چیخا۔" وہ صرف اس بات کا یقین کرلینا چاہتا تھا کہ ہم بھاگ تو نہیں گئے۔ چنچل! تم ایسے آدمی کی تعریف کر رہے ہو جس نے ہماری آزادی چھین لی ہے۔"

وہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔ اس کے بعد اس نے قدرے غصے اور قدرے افسوس کے ساتھ کہا۔" چنچل! تم شروع ہی سے بیوقوف ہو۔ تم آدمی کی عیّاری اور مکّاری سے واقف نہیں ہو۔ ورنہ تم اس کے جال میں کبھی نہ پھنستے۔

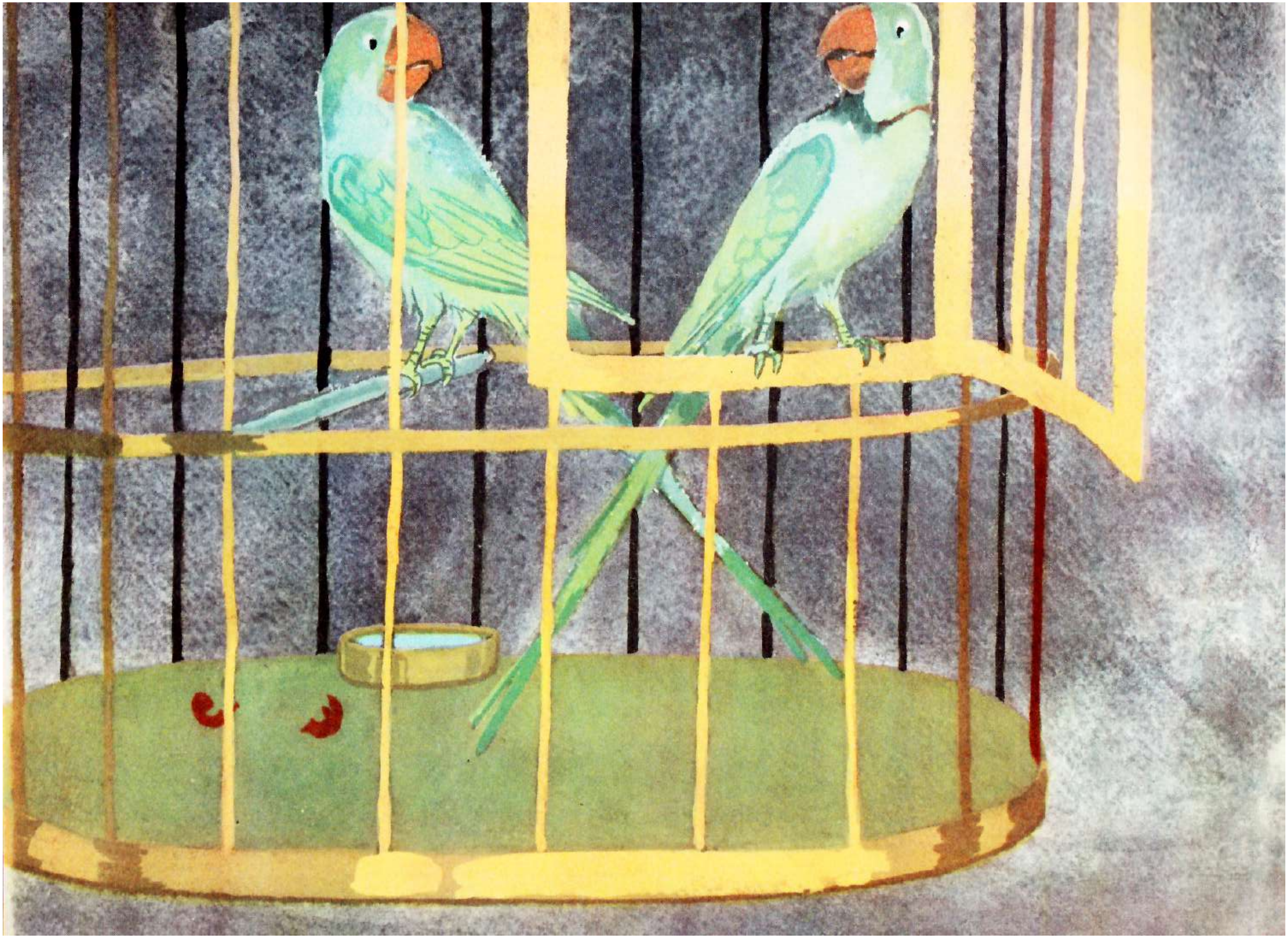
تمھیں نے پہلے وہ لال رنگ کے پھل کھائے تھے جس کی وجہ سے ہم جال میں پھنسے تھے۔

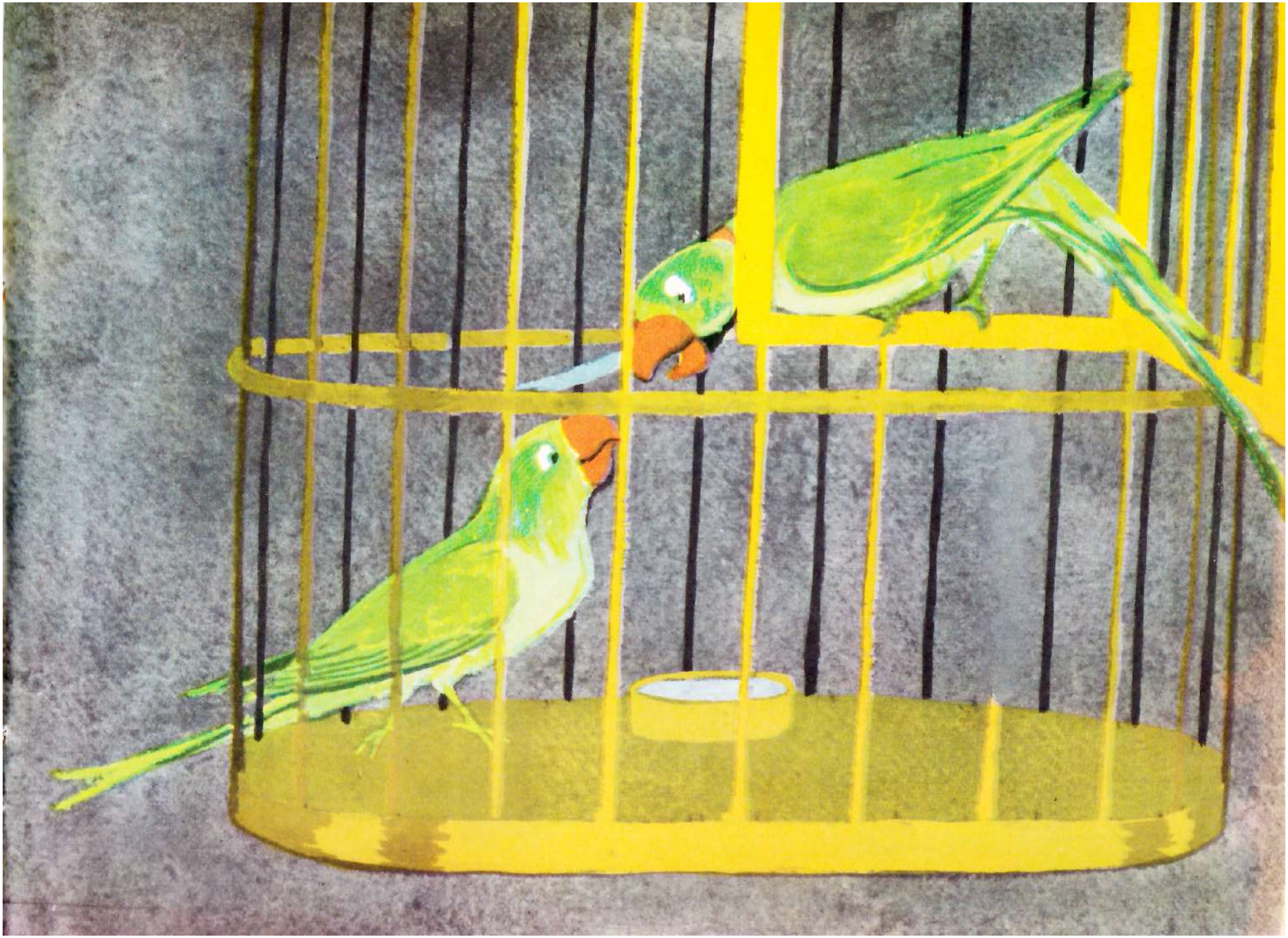
"مجھے اس طرح پریشان مت کرو" چنچل نے التجا کی۔ "آؤ ہم ایک اور رات کاٹ لیے بس کل صبح جب ہمارا مالک کھانا لے کر آئے گا تو ہم اس کی موجودگی میں اُڑ چلیں گے۔"

تم سے بڑا بے وقوف کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس وقت ہمیں بھاگ جانے کا موقع ملا ہوا ہے اور تم یہ کہتے ہو کہ صبح تک انتظار کیا جائے تاکہ ہمارا مالک آکر آسانی سے دروازہ بند کرسکے۔ خیر! میں انتظار نہیں کروں گا۔ تم مجھ سے مزید صحبت کی امید مت رکھو۔ تمھارا تو دماغ چل گیا ہے۔"

"وِکرم! کیا تم میرے ساتھ خفا ہوگئے ہو؟ کیا میں کبھی تم سے ناراض ہوا ہوں؟ میں نے تو صرف وہی کہا جو میں درست سمجھتا تھا۔ مجھے امید تھی تم میری بات سمجھ سکو گے۔"

یہ سن کر وِکرم تذبذب میں پڑ گیا۔ وہ اس کے احساس کو چرکا دینا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے وہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہا۔ تب وہ اس کے قریب جاکر کہنے لگا۔" ایک





دن تمھیں میری بات کی سچائی کا یقین ہوجائے گا۔ انسان پر اور خاص طور پر ایسے انسان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا کہ جس نے ہمیں پنجرے میں قید کر رکھا ہو۔ اپنی پہلے کی زندگی کا ذرا اندازہ کرو۔ ہم آزاد تھے۔ ہم اپنی مرضی کے مطابق اِدھر اُدھر اُڑ سکتے تھے اور ہم کتنے خوش تھے۔ اب اپنی طرف دیکھو۔ ہم ایسے آدمی کے رحم وکرم پر ہیں کہ جسے ہم اپنے احساسات سے بھی آگاہ نہیں کرسکتے۔ اس پنجرے کی زندگی سے میں غمگین اور دُکھی ہوں۔ میں آزادی چاہتا ہوں۔"

چنچل نے سمجھ لیا کہ وہ اُسے اپنا ہم خیال نہیں بنا سکے گا۔ پھر بھی وہ ایک اور کوشش کرکے دیکھنا چاہتا تھا " تم نے جو کچھ بھی کہا وہ سب صحیح ہے۔ لیکن میری بات بھی سنو۔ میرا خیال ہے ہمیں یہ جگہ ابھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر ہم نے ایسا کیا تو ہمیں تکلیف اُٹھانی پڑے گی۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ مالک کا بیٹا ہمیں پیار کرتا ہے۔ جب اُسے پتہ چلے گا کہ ہم چلے گئے ہیں تو بہت اُداس ہو جائے گا۔"

لیکن اب وِکرم کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوچکا تھا۔ وہ غصّے میں چلّایا" میں تمھیں سو کی ایک بتاتا ہُوں کہ میں اسی وقت یہاں سے جارہا ہُوں۔ میں تمھاری کافی بکواس سُن چکا ہوں۔ اب تم مجھے کبھی نہیں دیکھو گے۔ تمھارے جیسے پرندے

ہماری نسل کے لیے لعنت ہیں۔ تم کبھی نہیں سوچ سکتے کہ تمھارا دشمن کون ہے اور دوست کون ہے۔"

چینچل نے بھی اپنا صبر کھودیا۔ وہ جواباً چیخا۔ "تم دیکھنے سوچنے کے باوجود اچھی چیز کی پہچان نہیں کرسکتے ہو۔ یہاں ہمیں کھانے کو کافی مل جاتا ہے، حفاظت سے رہنے کے لیے جگہ ہے اور ایک دوسرے کی صحبت بھی حاصل ہے۔ اس کے باوجود تم یہاں سے اُڑجانا چاہتے ہو۔ صرف خدا ہی جانتا ہے کہ کون سے خطرے تمھاری انتظار کر رہے ہیں۔ اگر تم جانا چاہتے ہو تو شوق سے جاؤ۔ میں تمھارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔"

"اگر خطرے ہیں تو بھی کیا؟" وکرم نے جواب میں کہا "خطرے کا مقابلہ کرنا مردانگی ہے۔ کھُلے چوڑے آسمان کے بارے میں سوچو، دوست نواز پیڑوں کی شاخوں، مندروں اور ان کے بلند کلسوں اور کھُلے صحنوں کا اندازہ کرو جہاں رحمدل آدمی، عورتیں اور بچّے ہمارے کھانے کے لیے اناج بکھیرتے ہیں۔ میں ایسی بہت سی اچھی چیزوں کے بارے میں بتا سکتا ہوں لیکن وقت نکلا جارہا ہے اور میرا جانا ضروری ہے۔"

"تم جو چاہو کرو" چینچل نے جواب دیا۔



"لیکن میں نے یہیں رُکنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر میرا آقا یہ محسوس کرے گا کہ میں نے اُسے دھوکا نہیں دیا ہے تو وہ دروازے کو کھُلا بھی رکھ سکتا ہے۔ اس کے بعد میں یہ فیصلہ کروں گا کہ مجھے یہاں سے اُڑ جانا چاہیے یا یہیں رُکنا چاہیے۔"

"بے وقوف!" وکرم نے غصّے اور ناامّیدی سے کہا اور چنچل کو وہیں چھوڑ کر اُڑ گیا۔ وِکرم رات کے اندھیرے میں اُڑنے لگا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ کہاں جائے۔

اُس نے یہی مناسب سمجھا کہ صبح ہونے تک کہیں آرام کرلے۔ اس لیے وہ



اُڑکر ایک درخت کی شاخ پر آرام سے بیٹھ گیا۔

یہ وکرم کی نئی زندگی کا آغاز تھا۔ لیکن وہ چنچل کو نہیں بھول سکا۔ وہ یہ جاننے کے لیے بے چین تھا کہ اس پر کیا گزر رہی ہے۔ اُس نے یہاں تک سوچا کہ اُسے واپس جاکر چنچل کو دیکھنا چاہیے۔

اُسے بھوک لگ رہی تھی اور وہ کچھ کھانا چاہتا تھا۔ اُس نے دوسرے توتوں کے چہکنے کی آوازیں سنیں جو سب ایک ہی سمت میں اڑتے ہوئے جارہے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کھانے کی تلاش میں جارہے ہیں۔ وہ بھی اُڑا اور اس جھنڈ میں شامل ہوگیا۔

لیکن اس نے محسوس کیا کہ وہ اُن میں سے نہیں ہے۔ دوسرے سبھی توتے ہمیشہ سے آزاد رہے تھے اور اس کی طرح کبھی پنجرے میں بند نہیں ہوئے تھے۔ وہ اُسے شک کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ بہرحال وہ ان کے ساتھ گیا اور اپنے حصّے کا کھانا کھایا۔ جب وہ سب اُس پیڑ پر واپس آگئے کہ جہاں وہ رہتے تھے تو اس وقت وکرم کو پتہ چلا کہ اُس کے پاس رہنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ دوسرے پرندے اُسے اپنے ساتھ رہنے نہیں دیتے تھے۔ اس لیے اُس

نے ایک قریبی پیڑ پر اپنا گھر بنا لیا۔

وقت گزرتا رہا لیکن چنچل اس کے دماغ پر چھایا رہا۔ وہ اسے اتنا یاد آتا تھا کہ اس نے اسے ملنے کا فیصلہ کرلیا۔

اس دوران چنچل پر کیا گزرتی رہی؟

جب وکرم نے جانے کی دھمکی دی تھی تو چنچل کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ سچ مچ اُسے چھوڑ جائے گا۔ لیکن اب اس کے چلے جانے کے بعد اس سے جدائی برداشت نہیں ہورہی تھی۔ ایک لمحہ کے لیے اس نے سوچا تھا کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے چل دے گا۔ لیکن اُسے یقین تھا کہ اس کا مالک اس کی وفاداری سے خوش ہوکر اُسے آزاد کردے گا۔ لیکن وہ غلطی پر تھا کیوں کہ اُس نے دیکھا کہ اگلے ہی دن پنجرے کا دروازہ اور بھی مضبوطی سے بند کردیا گیا اور کبھی کھُلا نہیں چھوڑا جاتا تھا۔

اس کا مالک جب بھی دانہ پانی ڈالنے کے لیے دروازہ کھولتا تو چنچل پر کڑی نگاہ رکھتا۔ چنچل نے دیکھا کہ اس کی حرکتوں کو شک کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اُس نے اپنے آپ سے کہا "وِکرم سچ ہی کہتا تھا۔

کیا میں اسے پھر کبھی دیکھ سکوں گا؟ میں کس قدر بےوقوف ہوں کہ میں نے اس پر یقین نہیں کیا۔" اسے وکرم کے الفاظ یاد آئے "تمھارے جیسے پرندے ہماری نسل کے لیے لعنت ہیں۔"





پھر ایک دن اُس نے وِکرم کو باغ کے ایک پیڑ پر بیٹھے دیکھا۔ یہ پیڑ پنجرے سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اُس نے اُس سے پوچھا "پیارے! تم کیسے ہو؟ کیا مالک نے تمھیں باہر جانے کی اجازت نہیں دی؟"

"اوہ وکرم!" چنچل نے چیخ کر کہا "مجھے اِس بات کا سچ مُچ افسوس ہے کہ میں نے تمھاری باتوں پر یقین نہیں کیا تھا جو تم نے اپنے جانے سے پہلے کہی تھی۔ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ تم ٹھیک تھے اور میں غلطی پر تھا۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"مجھے کچھ نہیں سوجھتا' چنچل! مجھے اکیلاپن محسوس ہو رہا ہے۔ مجُھے افسوس ہے کہ میں نے تمھارا ساتھ چھوڑ دیا۔ میں ہمیشہ تمھارے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ میں تمھارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔



"وکرم! میں سوچتا ہوں کہ کیا میں کبھی تمھیں مِل سکوں گا۔ مجھے آزادی حاصل ہونے کی کوئی امید نہیں رہی۔ میرے مالک نے تمام پیش بندیاں کر لی ہیں تاکہ میں پنجرے میں سے نکل نہ سکوں۔ اُس کا بیٹا اب میرا واحد دوست ہے۔ لیکن وہ مجھے آزاد نہیں کرسکتا۔"

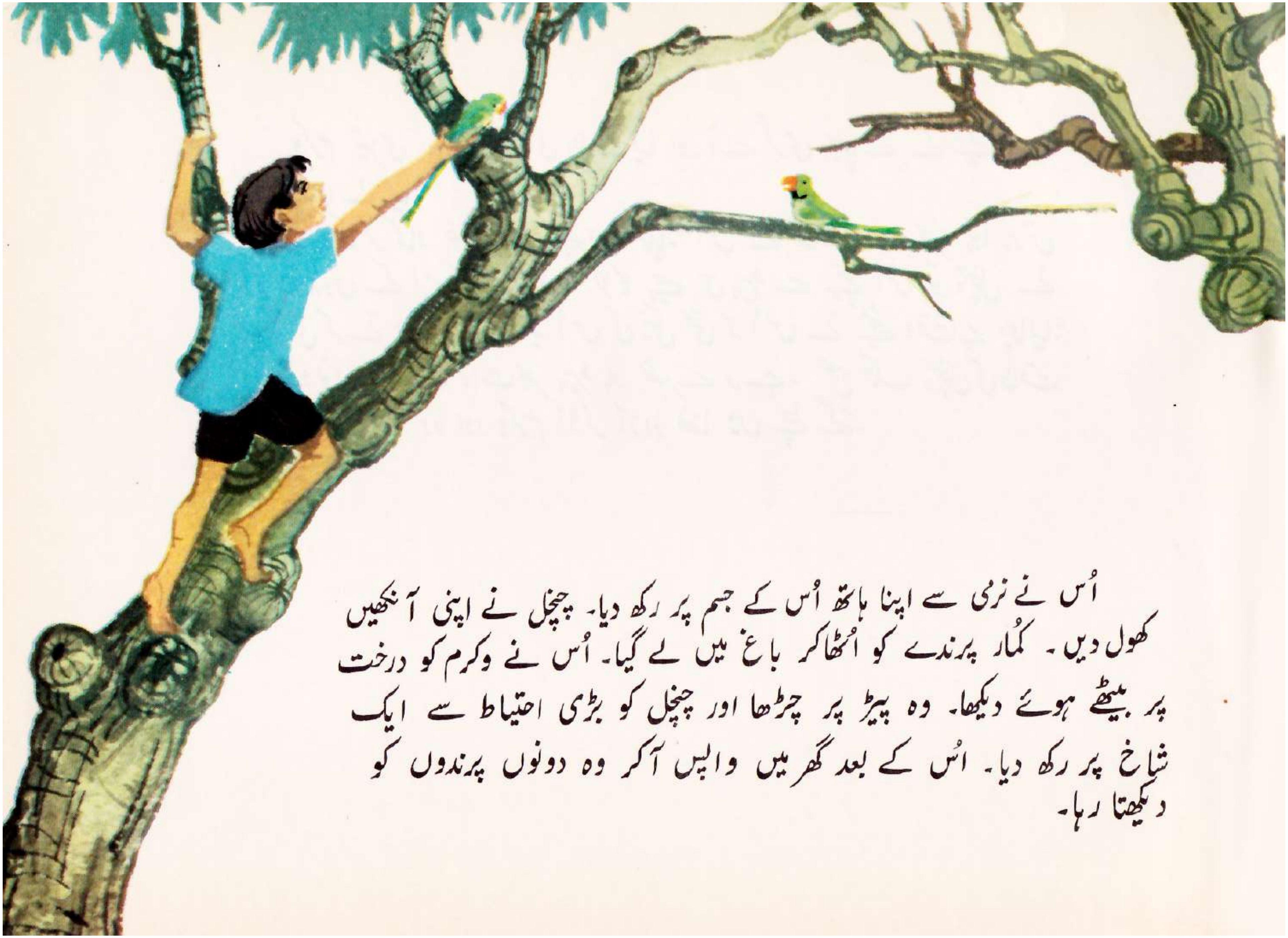
"چنچل! مجھے ڈر ہے کہ میں لاچار ہوں میں تمھاری مدد کرنے کا طریقہ نہیں ڈھونڈ سکتا۔ بہرحال میں یہاں پر روز آؤں گا۔"

اس دن کے بعد وکرم چنچل کو دیکھنے کے لیے روزانہ وہاں جاتا رہا۔ کُمار نے اُس چیز کو محسوس کیا اور بہت خوش ہوا۔

وقت گزرتا رہا۔ چنچل نے اپنی آزادی حاصل کرنے اور وِکرم سے مِل سکنے کی تمام امیدیں چھوڑ دیں۔ اس نے کھانا لینا بند کر دیا اور روز بروز کمزور ہونے لگا۔ وہ اس قدر کمزور ہوگیا کہ ایک دن وہ بیٹھا بیٹھا گر گیا اور ہلنے کے قابل نہ رہا۔ مالک نے سمجھا کہ وہ مرگیا ہے۔ اُس نے اپنے نوکر کو بُلاکر کہا کہ اُس کو باہر پھینک آئے۔

کُمار نے دیکھا کہ کیا ہورہا ہے۔ وہ نوکر کے پیچھے بھاگا اور چنچل کو اُس کے ہاتھ سے لے لیا۔ اُس کا جسم ابھی گرم تھا اور نبض چل رہی تھی۔ لڑکا اس کو اپنے کمرے میں لے گیا اور اسے گرم کپڑے میں لپیٹ دیا اور اُسے کھانا بھی کھِلایا۔ پرندے کی حالت بہتر ہوگئی۔

عین اسی وقت وکرم چنچل کو ملنے کے لیے آگیا۔ جب اُس نے اُسے پنجرے سے غائب پایا تو اُسے اتنی فکر لاحق ہوئی کہ اُس نے اُسے پُکارا۔ چنچل نے اُس کی آواز سُنی اور جواب میں چیخنے لگا۔ اُس کی چیخ سے کُمار خوف زدہ ہوگیا۔ اُس نے سوچا کہ پرندہ مر رہا ہے۔



اُس نے نرمی سے اپنا ہاتھ اُس کے جسم پر رکھ دیا۔ چنچل نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ کمُار پرندے کو اُٹھاکر باغ میں لے گیا۔ اُس نے وکرم کو درخت پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ پیڑ پر چڑھا اور چنچل کو بڑی احتیاط سے ایک شاخ پر رکھ دیا۔ اُس کے بعد گھر میں واپس آکر وہ دونوں پرندوں کو دیکھتا رہا۔

وِکرم تیزی سے چنچل کی طرف گیا اور اُسے گرمی پہنچانے کے لیے اپنے پَروں میں لے لیا۔

یہ دیکھ کر کمار خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ اُس نے کھانے سے بھرا ہُوا برتن لاکر پرندوں کے نزدیک رکھ دیا۔ لڑکا جیسے ہی پیڑ سے نیچے اُترا تو چنچل نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا "یہ اُس کی نیکی تھی کہ اُس نے مجھے وقت پر بچالیا۔"

دونوں پرندے رات بھر پیڑ پر ٹھہرے رہے۔ صبح تک چنچل کی طاقت واپس آگئی تھی۔ وہ اور وکرم اُڑکر آزاد فضا میں چلے گئے۔

پہلا انگریزی ایڈیشن : 1979

پہلا اُردو ایڈیشن : جنوری، مارچ 1987 تعداد اشاعت : 3000

دوسرا اردو ایڈیشن : جنوری، مارچ 1990 تعداد اشاعت : 5000

قیمت : 9.50 روپے

ناشر : ترقی اُردو بیورو، نئی دہلی

مطبع : اندرا پرستھا پریس، چلڈرن بک ٹرسٹ، نہرو ہاؤس، 4 بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی